بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47 — شمارہ 37

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

18 جمادی الاول 1419 ہجری 10 تبوک 1377 ہش 10 ستمبر 98ء

لندن۔5 ستمبر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو امانت سچائی عہدوں کی رعایت کرتے ہوئے تقویٰ و طہارت کی طرف توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید اِمامنا بروح القدس وبارك لنا فى عمره وامره۔

موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو
کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ، کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جائے

.... کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ....

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کیلئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے، وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی ہے اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا۔ وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے۔ اور اس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا، وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر ان کی طرف کھینچا جاتا ہے، اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے۔ جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بیباکی کی جڑھ بے خبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے، اور یا اس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے، اور صرف ایک ذرّہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ ہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ، کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جائے۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲ ایڈیشن ۱۹۵۵ء)

آج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور یہ کنارے پھیلتے چلے جا رہے ہیں یہ بھی 1898ء کے اس الہام کی برکت ہے جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں

تمام دنیا کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے نعروں سے بھر دو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 31 اگست 1998 کا خلاصہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی حسب ذیل آیت تلاوت کی: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۰۵)

اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آج اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے جسے جلسہ یوکے کہا جاتا ہے مگر عملاً یہ اس وقت ساری دنیا کی نمائندگی میں جلسہ ہو رہا ہے اس کا تو آغاز ہو چکا ہے۔ دراصل آغاز تو نماز جمعہ کے خطبہ سے ہو گیا تھا مگر جیسا کہ روایت چلی آرہی ہے کہ ایک افتتاحی تقریر اس کے بعد بھی ہوا کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں یہ عظیم الشان خوشخبری پیش کرتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی حاضری اس وقت 14406 ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال یہ حاضری 7500 تھی۔ تو عملاً پہلے دن کی افتتاحی تقریر کے وقت سب سے زیادہ حاضری سے دگنی حاضری ہو چکی ہے اور ابھی آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں سے یہ حاضری بڑھے۔ ان پاک بندوں سے جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں سے یہ حاضری بڑھے، ان پاک بندوں سے جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑیں۔

اس کے بعد حضور نے افتتاحی خطاب کا آغاز کرتے ہوئے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنی کے ضمن میں بعض احادیث نبویہ پیش فرمائیں۔ سب سے پہلے حضور نے حسب ذیل حدیث نبوی پیش کی :

عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ تبسمك فی وجه اخیك لك صدقة و امرك بالمعروف و نهیك عن المنكر صدقة و ارشادك الرجل فی ارض الضلال لك صدقة و بصرك للرجل الردی البصر لك صدقة و اما طتك الحجر والشوك و العظم عن الطریق لك صدقة و افراغك من دلوك فی دلو اخیك لك صدقة. (ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی صنائع المعروف)

حضرت ابوذر (غفاریؓ) بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو رستہ دکھانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ پتھر، کانٹا یا ہڈی رستے سے ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے حق میں سے اپنے بھائی کو کچھ دے دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس حدیث نبوی کے سننے کے بعد اس افتتاحی تقریب کا سارا مضمون آپ کی سمجھ میں آنا چاہئے۔ آپ اس وقت ایک ایسے جلسے میں تشریف لائے ہیں جو اللہ کی خاطر ہے اور اللہ ہی کی خاطر آپ کو اپنا اسلوب بنانا ہوگا۔ اس پہلو سے یاد رکھیں کہ رستہ چلتے مسکراہٹیں بکھیریں۔ ایسی مسکراہٹیں جو اور چہروں پر مسکراہٹیں پیدا کرنے والی ہوں۔ پھر رستہ چلتے اپنے ایسے بھائیوں کی رہنمائی کریں جو کسی اور جگہ کی تلاش میں ہوں اور اگر خدا توفیق دے در ضرور تمند اس کا محتاج ہو تو اس کو ساتھ لے کر چلیں اور جس منزل کی تلاش میں ہے اسے وہاں تک پہنچائیں۔ اسی طرح اپنے بھائیوں کے لئے نرم نظر رکھیں۔ ان کی طرف پیار اور محبت سے نظر ڈالیں۔ اور رستہ چلتے تکلیف دہ چیزوں کو دور کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں میں نے پہلے بھی خطبہ میں ہدایت دی تھی یہ اپنا دستور بنالیں کہ ہر وہ چیز جو تکلیف پہنچاتی ہے اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ بعض لوگ کیلے کا چھلکا پھینک دیتے ہیں یا ہڈی یا کوئی اور نوکدار چیز ان کو اٹھالیں۔ حضور نے اس بارہ میں فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو ہلکا پھلکا پلاسٹک کا تھیلا انتظامیہ مہمانوں کو مہیا کرے اور بائیں ہاتھ سے ردی چیز کو اٹھا کر اس میں ڈالیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب آپ دوسروں کی پھینکی ہوئی چیزیں اٹھاتے ہیں تو اپنی طرف سے کوئی بھی ایسی چیز نہ پھینکیں جو دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ اسی طرح گلیوں میں شور ڈالنا اور بازاروں میں اس طرح پھرنا کہ لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب ہو، ان کی نظر کو تکلیف دے یا ان کے کانوں کو آپ کا شور تکلیف دے ان سب چیزوں سے آپ کلیۃً پرہیز رکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ کچھ آنکھیں تو آپ کو اس لئے دیکھنے کے لئے آئی ہیں کہ دیکھیں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں کیا تصویر ابھرتی ہے۔ اتنے بڑے اجتماع میں کیا ان کا نظم وضبط قائم رہتا ہے یا نہیں۔ اور سب دنیا کو جو تعلیم دیتے ہیں کہ ہم تمہاری بھلائی کے لئے ہیں کیا خود اس بھلائی کے لئے ہونے کا حق ثابت کرتے ہیں یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کچھ آنکھیں تو اس غرض سے دیکھنے کے لئے آئی ہیں اور کچھ آنکھیں ایسی ہیں جنہیں ویسے ہی آپ دکھائی دیں تو اس کا کوئی نہ کوئی اثر ان کی طبیعتوں پر جلسہ کے متعلق پڑے گا۔

پھر حضور نے فرمایا کہ نمازوں کا التزام کریں کیونکہ یہ دین کی جان ہے۔ نماز وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے اوپر تمام اسلام کی عمارت بنائی گئی ہے۔ پس نمازوں کا التزام کریں اور اچھی بات کہنے میں نمازوں کی طرف توجہ دلانے کو بھی شامل کرلیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس دفعہ نمازوں کے دوران کوئی ارد گرد بیکار پھرتی ہوئی ٹولیاں دکھائی نہ دیں۔ جو لوگ مختلف فرائض انجام دے رہے ہیں ان کو پہلے بھی ہدایت دے چکا ہوں کہ وقت کے اندر جہاں تک توفیق ہے باجماعت نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

پھر فرمایا کہ ذکر الٰہی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذکر الٰہی ہر ذکر سے بڑھ کر ہے جو نماز میں ہی نہیں بلکہ نماز سے باہر بھی جاری رہتا ہے۔ ذکر الٰہی سے پاک کلام جاری ہوتا ہے اور انسان لغو سے بچ جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہنے چاہئیں۔ ہاں مجبوری کے پیش نظر بیماروں کی ضروریات کے لئے یا دیر سے آنے والے مہمانوں کی فوری ضروریات کی خاطر کچھ دکانیں اگر کھلی رکھی جائیں جن پر نگران مقرر ہوں تاکہ وہ دیکھیں کہ مقامی لوگ جن کے لئے کوئی جائز ضرورت نہیں ہے وہ اس موقعہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

آپس میں سلام کو رواج دیں۔ کسی کو جانیں یا نہ جانیں اسے سلام کہیں اور آپ کی طرف سے سلام کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم میری طرف سے امن میں ہو۔ تمہیں میری طرف سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ایک دعا بھی ہے اور یقین دہانی بھی کہ ہمیں خدا نے وہ جماعت پیدا کیا ہے جو لوگوں کی بھلائی کی خاطر بنائے گئے ہیں اور ہم سے کسی کو کوئی شر نہیں پہنچ سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ سر ڈھانپنا صرف عورتوں کے لئے ہی نہیں مردوں کے لئے بھی اس لحاظ سے ضروری ہے کہ سر ڈھانپنے کے ساتھ ایک ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور آپ بازار میں سر پر ٹوپی رکھے ہوئے آوارگی کرتے ہوئے کم دیکھیں گے۔ ٹوپی یا پگڑی یا اور کوئی سر کا لباس ہو یہ ازخود احساس بیدار کرتا ہے کہ ہم سے ذمہ داری کی توقع کی جاتی ہے۔

حضور نے عورتوں کو خصوصیت سے پردہ کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ کے فضل سے انگلستان میں پلنے والی بچیاں اس پہلو سے بہت سی باہر سے آنے والی بچیوں کے لئے نمونہ ہیں لیکن بہت سے پاکستان یا دوسرے ممالک سے آنے والے ہیں جو اس معاملہ میں بے احتیاطی کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خواتین کی طرف سے ایسے نمائندہ مقرر ہونے چاہئیں جو احتیاط اور نرمی، محبت اور پیار کے ساتھ ایسی بچیوں کو سمجھائیں اور بتائیں کہ ایک ایسے جلسے میں آپ شامل ہیں جس سے بہت اونچی توقعات رکھی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ بچیاں جو بعض بیماریوں کی وجہ سے مجبور ہیں کہ وہ پوری طرح سر کو ڈھانپ نہیں سکتیں ان کو چاہئے کہ ہرگز سنگھار پٹار کر کے باہر نہ نکلیں۔ سادگی اختیار کریں اور ان کی سادگی ہی ان کا پردہ ہوگی۔

حضور نے حفاظت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی سے توقع ہے کہ وہ آنکھیں کھول کر چلے، آنکھیں کھول کر بیٹھے۔ آنکھیں کھولنے سے مراد یہ ہے کہ نگران رہے اور جہاں بھی اس کو کسی قسم کا ایسا آدمی دکھائی دے جس سے وہ سمجھے کہ خطرہ کا احتمال ہے تو اس سے متعلق اگر کچھ دیر اس کے ساتھ جا سکے تو بہتر ورنہ رستہ میں جو منتظمین دکھائی دیں ان کو بتادے کہ فلاں شخص ہمارے خیال میں ایسا ہے کہ اس سے خطرہ ہو سکتا ہے لیکن اس کو خود کچھ کہنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ نیز جب بھی جلسے میں بیٹھیں تو اپنے دائیں بائیں کا خیال رکھیں۔ قطع نظر اس کے کہ آپ کے نزدیک وہ شخص قابل اعتماد ہے یا نہیں ہے۔ اسے جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ یہ اصول بنالیں کہ دائیں بائیں ہلکی مخفی نظر ڈالتے رہیں۔ اکثر خطرے ان لوگوں سے پیش آیا کرتے ہیں جن پر اطمینان ہوا کرتا ہے اس لئے بدظنی کا سوال نہیں ہوشیاری کا سوال ہے۔ کسی پر بدظنی نہ کریں لیکن ہر ایک سے ہوشیار رہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اور بعض الہامات کا ذکر فرمایا جن کا تعلق ۱۸۹۸ء سے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے بھی دیکھا گیا ہے کہ جیسے واقعات ۱۹ویں صدی میں ہوئے کم وبیش ویسے ہی واقعات ۲۰ویں صدی میں بھی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ خصوصیت سے ۱۹۸۲ء سے میں نے محسوس کیا اور بار بار اپنی تقاریر میں جماعت کو متوجہ کرتا رہا ہوں کہ ۱۸۸۲ء میں یہ الہام ہوا تھا اور ۱۹۸۲ء میں جس خلافت کا آغاز ہوا اس پر یہ الہامات چسپاں ہو رہے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ سو سال قبل ۱۸۹۸ء میں جو الہامات ہوئے تھے ان کی خوشخبریاں ہم تک پہنچیں گی اور میں امید رکھتا ہوں کہ جن خطرات کی نشاندہی فرمائی گئی ہے جہاں تک ممکن ہو ہم دعائیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان خطرات کو ٹال دے۔

سراج منیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت اس ابتلا کے دنوں کے بعد جلد آئے گی۔ خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئیگی۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ خدا نشان دکھلانے کے لئے اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا یعنی بلاواسطہ نشان دکھائے گا اور نیز وہ لوگ بھی مدد کریں گے جن کے دلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کریں گے یعنی بعض نشان بالواسطہ بھی ہم ظاہر کریں گے۔ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۲)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کی فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقت سرمایۂ سفر میسر آجاوے گا"۔ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ :

کینیڈا سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کینیڈا آکر مستقل رہائش کی درخواست دی۔ درخواست کی سماعت ۱۳ر جنوری ۱۹۹۸ء کو مکمل ہوئی اور ہمیں یہ کہا گیا کہ فیصلہ کی اطلاع آپ کو بذریعہ ڈاک ارسال ہوگی۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس ارسال کی۔ اور مزید خطوط بھی لکھے۔ امیگریشن آفیسر کی طرف سے ۲۲ر اپریل کی مرسلہ چٹھی ملی کہ آپ کی درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔ اس اطلاع سے پریشانی ہوئی۔ اپیل کے لئے ایک ماہ کا عرصہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک فیملی کی طرف سے خاکسار کو کہا گیا کہ آپ روزانہ تبلیغ کرتے ہیں اس لئے آپ نیشنل امیر صاحب سے کہیں کہ میں ہر روز آپ کا کام کرتا ہوں، آپ امیگریشن دلانے میں میری مدد کریں۔ میں نے جواب دیا کہ میں لوگوں کو رَبّ کی طرف بلاتا ہوں۔ یہ کام امیر صاحب پر احسان نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ کریم نے بھی کوئی آپ کی مدد نہ کی۔ اس کا یہ کہنا گویا اللہ کی غیرت کے لئے چیلنج تھا۔ میں نے کہا ہم اللہ کو پکاریں گے اور اسی کو پکاریں گے اور انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔ دو دن تک ہم سب نے دعا کی۔ ۴ر مئی کو ہماری وکیل کا فون آیا کہ دفتر کی غلطی سے آپ کو غلط فیصلہ سنایا گیا۔ چنانچہ ۴ر مئی کا ترمیم شدہ فیصلہ آگیا کہ آپ کی درخواست منظور کی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا یہ ہے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کا حال کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود ان کی مدد فرماتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ یاد رکھیں بھروسہ اس نیت سے نہیں کرنا کہ وہ ضرور اس معاملہ میں آپ کی مدد فرمائے گا۔ جب بھروسہ اس نیت سے کریں گے تو بھروسہ ختم۔ پھر ایک قسم کا سودا شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ کی بابت ایک اشتہار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اپنی نئی نسلوں کی فکر کرو اور جوان میں سے کمانے والے ہیں ان پر لازم کردو کہ وہ ضرور پہلے چندہ ادا کریں

اللہ کا حق اس منافع میں سے نکالنا چاہئے جو تجارتی منافع ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۰ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ. اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (سورۃ التحریم آیات ۷، ۸)

یہ وہ آیات کریمہ ہیں جن کی تلاوت میں نے امریکہ کے آخری خطبے میں بھی کی تھی اور ان آیات کے مضمون کے پیش نظر تمام ایسے متمول احمدیوں کو خصوصیت سے نصیحت کی تھی جو اپنے اموال سے اللہ کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کے ہاتھوں سے ان کی اولادیں بھی نکلی چلی جا رہی ہیں اور جو مال وہ جمع کرتے ہیں وہ ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ یہ ایک عمومی نصیحت تھی لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہاں کی جماعت کے اکثر لوگ اس میں ان معنوں میں مبتلا ہیں کہ جماعت کے چندوں پر کوئی بد اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جو محروم ہیں ان کی ادائیگیاں ان لوگوں کے مقابل پر جو اللہ کی راہ میں ویسا ہی مال خرچ کرتے ہیں جیسا کہ خدا ان کو عطا فرماتا ہے وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اگر ان کی ساری قربانیوں کو ایک طرف پھینک دیا جائے تو ایک فی صد بھی امریکہ کی جماعت کی آمد میں فرق نہیں پڑتا تھا بلکہ یہ بھی مبالغہ ہوگا ایک فیصد کہنا بھی۔ اس لئے ہرگز کوئی مالی ضرورت کا احساس نہیں تھا جس کے پیش نظر میں نے یہ خطبہ دیا۔ یہ احساس تھا کہ وہ لوگ جو بد نصیب ہیں وہ بچائے جا سکتے ہیں تو ان کو بچا لیا جائے۔

اس ضمن میں ایک اور بات جو خاص طور پر قابل توجہ ہے جو امریکہ میں بیان نہیں کی مگر اب میں اس خطبے میں اسے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً میں یہ بھی ہدایت ہے کہ **اپنی نئی نسلوں کو بچا لو اور شروع ہی سے ان کی فکر کرو اور جو ان میں سے کمانے والے ہیں ان پر لازم کر دو کہ وہ ضرور پہلے چندہ ادا کریں باقی باتیں بعد میں دیکھیں۔** اگر یہ کر لیں تو بہت بڑی احمدی نسلیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کے لئے اس شر سے بچائی جا سکتی ہیں۔ امریکہ کے دورہ کے وقت بھی اور یہاں بھی ملاقات کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ بہت سے احمدی بچے اور بچیاں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے عہدوں پر نئے نئے فائز ہوئے ہیں یا فائز ہونے کی توقع رکھتے ہیں ان کے والدین کو ان کی فکر نہیں کہ اس وقت یہ اصل وقت ہے کہ ان کو سمجھایا جائے کہ تمہارا مال تم پر حرام ہے جب تک پہلے خدا کا حصہ نہ نکالو۔ اور اس وقت ان کے لئے آسان ہے کیونکہ نوجوان نسلیں بوڑھی نسلوں کے مقابل پر نسبتاً اپنے مزاج میں نرمی رکھتی ہیں یعنی ان کے اندر لوچ پائی جاتی ہے اور وہ مال کی محبت میں ابھی ایسا مبتلا نہیں ہوتیں۔

وہ لوگ جنہوں نے عمریں گزار دیں مال کی محبت میں ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی اصلاح کا وقت گزر چکا ہے وہ اللہ کے حوالے، جو چاہے ان سے سلوک فرمائے لیکن نئی نسلوں کو سنبھالنا تو نسبتاً بہت آسان ہے۔ اور بعض ان میں سے جو مجھے ملے جن کو میں نے خود یہ نصیحت کی، فوری طور پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا کہ لازماً ہم ایسا ہی کریں گے۔ ایسی مائیں بھی مجھے ملیں جن کو میں نے توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے دل میں یہی تمنا اٹھ رہی ہے اور اب ہم اپنے بچے کو لازماً اس بات کا پابند کریں گی کہ اگر تم میرے بچے ہو، جیسا ماؤں کا محاورہ ہے میرا دودھ بخشوانا چاہتے ہو، تو سب پہلے اللہ کا حصہ نکالو اور باقی چیزیں پھر جس طرح چاہو اللہ تعالیٰ توفیق دے تم اس کے مطابق خرچ کرو۔ اور بعض ماؤں نے کہا کہ ہم نے اپنے بچوں کو یہ کہنا ہے کہ جو کچھ تم کماؤ گے اگر اس میں سے خدا کا حصہ نہ نکالا تو میرا حصہ بھی نہ نکالنا، مجھ پر حرام ہے۔ جو تم کما کر خدا کے حصے میں سے بچاتے ہو وہ مجھ پر خرچ کرو یہ نہیں ہو سکتا، یہ ناممکن ہے۔

تو بہت سی خوشکن باتیں ایسی دیکھنے میں آئیں جن سے **میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی ابھرتی ہوئی نسل کو سنبھالا جا سکتا ہے اور اگر یہ نسل سنبھل جائے تو مستقبل کی ہمیں کوئی فکر باقی نہیں رہے گی۔** قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً ایک ان کے حق میں بہتا ہوا موجیں مارتا ہوا چشمہ ثابت ہوگا جس کا پانی اگلی صدیوں میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منتقل ہوتا چلا جائے گا اور بڑھتا چلا جائے گا۔ تو اس سے بہتر تحفہ ہم اگلی صدیوں کے لئے کیا پیش کر سکتے ہیں کہ ایسی نسلیں آگے بھیجیں جو خدا کا حق نکالنے میں سب سے پہلے ہوں، سب سے بالا ہوں اور پھر اللہ ان کو توفیق بخشے، اور جو لازماً بخشا کرتا ہے، کہ وہ تمام دوسرے چندوں میں بھی بہت زیادہ آگے سے بڑھ کر ہوں۔ جس کا اپنا یہ حال ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اسی بات کی تربیت نہ دیں تو اس پہلو سے میں کہہ رہا ہوں کہ ایک موجیں مارتا ہوا دریا پھوٹ پڑے گا۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً یہ کہتا ہوا اور اگلی صدیوں کو سیراب کرے گا۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ جو لوگ میں امریکہ میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں اور وہ سب اب جو میرے مخاطب ہیں تمام دنیا کے احمدی نوجوان وہ اس جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام لیں گے اور ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نیکی کا بہت لمبا اثر ہے۔ ایک نہ ختم ہونے والا فائدہ پہنچنے والا ہے اور آئندہ وقتوں میں جماعت کو اس کی بڑی شدید ضرورت پیش آنے والی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اگلے دس پندرہ سال کے اندر حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے کہ ان نوجوانوں کی قربانیاں ساری جماعتی ضرورتوں کو سنبھال لیں گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ یہ نصیحت آپ کے لئے کافی ہوگی۔

ایک بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو تنبیہ میں نے کی تھی اس کا جماعت کے بہت سے مخلصین پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ کئی ایسے مخلص جن کو خدا نے بہت اموال سے نوازا تھا اور اس معاملے میں غفلت کر رہے تھے اس خطبے کے اثر سے انہوں نے مجھے یقین دلایا اور ایسے عزم صمیم کے ساتھ یقین دلایا کہ مجھے ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ جو بات انہوں نے کہی اس پر پورا اتریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو کوتاہیاں ہم سے ماضی میں ہو گئیں ہم ان کو دفن کرتے ہیں اور اپنا معاملہ اللہ سے صاف رکھیں گے ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کمانے والے تاجر ہیں اور تاجر کے لئے یہ مشکل ہے کہ اپنا حساب الگ رکھے کیونکہ نفس ان تاجروں کو دھوکہ دیتا ہے اور وہ صرف وہ خرچ اپنا سمجھتے ہیں جو تجارت میں سے نکال لیتے ہیں۔ مگر جن

صاحب کی میں بات کر رہا ہوں وہ اس پہلو سے مجھے یقین نہیں دلا رہے تھے، انہوں نے یہ یقین دلایا ہے کہ تجارت میں جتنا بھی فائدہ ہوگا اس فائدے میں سے سب سے پہلے اللہ کا حق نکالوں گا اور اس کے بعد جو بچتا ہے تو پھر خدا مجھے توفیق دے تو جس طرح چاہوں خرچ کروں۔ تو یہ فرق ہے۔ بہت نمایاں پیش نظر رکھنے والا فرق ہے کہ **اللہ کا حق اس منافع میں سے نکالنا چاہئے جو تجارتی منافع ہو۔ جو بقیہ ہے اس کو پھر تجارت میں خرچ کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ اس میں پہلے سے بہت زیادہ برکت ڈالے گا۔** یہ جو بد ظنی ہے اللہ تعالیٰ پر یہ بڑا نقصان پہنچاتی ہے۔ لوگ ڈرتے ہیں کہ تجارت میں سے اگر ہم نے وہ خرچ جو ہم نکالتے ہیں اسی کو منافع نہ سمجھا تو ہماری تجارتیں ڈوب جائیں گی اور سچے منافع میں سے روپیہ نکالنے میں سمجھتے ہیں بڑا نقصان پہنچے گا حالانکہ نہ نکالنے کا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ عطا کرتا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کی تفصیل میں جانے کی یہاں ضرورت نہیں۔ میں صرف اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس نئے زاویے سے بھی اپنی تجارتوں کا جائزہ لیں اور دوسرے کمائیاں کرنے والوں پر بھی یہ بات صادق آنی چاہئے۔

ایسے لوگ جو اس تنبیہ پر واپس لوٹے ہیں ان سے میری محبت ایک بے اختیار چیز ہے۔ ناممکن ہے کہ میرا دل ان کی محبت میں نہ اچھلے جبکہ اللہ ان لوگوں کی محبت میں ایسی مثالیں دیتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ابوہریرہؓ سے مسلم کتاب التوبہ میں مروی ہے۔ اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں مگر میں نے یہ اس وقت چنی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

تو پہلا جو میں نے ذکر کیا ہے ایسے لوگوں کا جو خدا پر بد ظن ہیں اس کے مقابل پر رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ان سے وہ سلوک کرتا ہوں جو مجھ سے ظن رکھتے ہیں اگر وہ بد ظن ہیں تو ان سے بد سلوک ہونا چاہئے اور یہی مضمون ہے جو میں آپ پر کھول رہا ہوں۔ اگر خدا پر حسن ظن رکھتے ہیں تو حسن ظن رکھ کر دیکھیں تو سہی کہ اللہ تعالیٰ اس حسن ظن کے نتیجے میں ان سے کیا حسن سلوک فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے سے اس کے حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ "خدا کی قسم" یہ رسول اللہ ﷺ کا فقرہ ہے "خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے"۔ یہ ہے اللہ کی توقع آپ سے۔ اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے وہ محتاج انسان جس کی اونٹنی اس سے کھو گئی ہو جنگل بیابان ہو اور کوئی سہارا نہ ہو اور وہ اسے مل جائے۔ اللہ کو کوئی احتیاج نہیں اس کے باوجود اپنے بندوں کی توبہ سے اور ان کے واپس آنے پر اتنا راضی ہوتا ہے۔ فرمایا جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

کیا جماعت احمدیہ اپنے رب پر یہ حسن ظن نہ رکھے کہ خدا اس کی طرف دوڑتا ہوا چلا آئے۔ اور **آئندہ صدیاں یہی نظارہ دیکھنا چاہتی ہیں کہ جب خدا جماعت کی طرف دوڑتا ہوا چلا آرہا ہو، جب اللہ دوڑ کر آئے گا تو دنیا کی کیا مجال ہے کہ جماعت احمدیہ کو نظر انداز کر دے۔ جس طرف خدا دوڑتا ہوا جائے گا ساری کائنات اسی طرف دوڑے گی تمام دنیا کے دل اس طرف مائل کئے جائیں گے۔ ایک آندھی چل پڑے گی جماعت احمدیہ کے حق میں اور اس کی تائید میں کیونکہ آسمان سے اللہ کی توجہ اس طرف ہوگی۔** تو یہ ساری باتیں بظاہر چھوٹی چھوٹی پیسے کی باتیں تھیں جن سے بات شروع ہوئی تھی مگر اب آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہرگز محض پیسے کی بات نہیں اگلے زمانوں کی ضرورتیں ہیں جنہیں ہم نے بہر حال پورا کرنا ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے مسائل ان ضرورتوں کا حل ہیں یعنی مسائل تو ہیں مگر ان پر اگر توجہ سے غور کر کے ان کا حل تجویز کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ آئندہ زمانے کی ضرورتوں کا حل بن جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے۔ اب یہاں دوڑ کر چلنا، چل کر آنا اور اس کو واپس پا کر خوش ہونا یہ اس مضمون کو ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہو گئی ہے۔ جو اس کی خاطر کچھ قربانی کرتا ہے اللہ اس قربانی سے بہت بڑھ کر اس سے پیار کرنے لگتا ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! توبہ کی علامت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔

اب ندامت اور پشیمانی تو اتنا مشکل کام ہے ہی نہیں کہ کسی بندے کے اختیار سے بڑھ کر ہو۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ندامت اور پشیمانی سے وقتی طور پر انسان ایک گناہ سے رکتا ہے مگر پھر بعض دوسری انسانی کمزوریوں کی وجہ سے وہ پھر اس میں مبتلا ہو جاتا ہے یہ خطرہ ہے ورنہ ندامت اور پشیمانی کو اختیار کرنا تو کوئی مشکل کام نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، غرض قانون دو ہیں۔ ایک وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی اطاعت محض فطرتِ روشن کا ایک خاصہ ہے۔ یعنی ان کی فطرت کو نور تو بخشا گیا ہے مگر وہ نور ایک ہی سمت میں رواں ہونے والا نور ہے جس کو بدلنے کا ان کو اختیار نہیں ہے "وہ گناہ نہیں کر سکتے مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کر سکتے"۔ فرشتوں کے متعلق آپ کو سارے قرآن کریم میں یا احادیث میں کہیں یہ معلوم نہیں ہوگا، یہ ذکر نہیں ملے گا کہ فرشتے نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ وہ جس نور سے بندھے ہوئے مامور ہیں وہی نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا۔ اس میں ایک ذرہ بھی وہ اضافہ نہیں کر سکتے۔

"دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہیں بن سکتا ایسا ہی انسان بھی فرشتہ نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں قانون بدل نہیں سکتے، ازلی اور اٹل ہیں اس لئے آسمان کا قانون زمین پر نہیں آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔ انسانی خطاکاریاں اگر توبہ سے ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں۔ کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں۔ انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطاکاریوں کا باقی رکھا ہے"۔

یہ وہی مضمون ہے جس کے متعلق میں نے پہلے تنبیہ کی تھی کہ خوف یہ ہے کہ توبہ تو کر لو اور پھر اسی گناہ میں یا اس سے ملتے جلتے یا کسی اور گناہ میں مبتلا ہو جاؤ۔ فرمایا: "اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں"۔ اور اس میں 'بعض افراد' خاص طور پر پیش نظر رہنے چاہئیں۔ بعض افراد تو ایسے ہوتے ہیں کہ عزم صمیم کے ساتھ جب ایک دفعہ توبہ کر لیں تو پھر پہلے گناہوں کی طرف منہ کبھی نہیں کرتے مگر بکثرت میں جانتا ہوں ایسے انسان موجود ہیں جو توبہ تو سچی کرتے ہیں ندامت و پشیمانی میں تو کوئی شک نہیں مگر بعض عناصر کی وجہ سے جو بعض دفعہ وراثتاً ان کو ملتے ہیں، بعض دفعہ بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں، بعض دفعہ بعض گناہوں کا عادی ہو جانے کے بعد ان عادتوں کو چھوڑنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ ان سب کا ذکر ہے جو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔

"حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطاکاریوں کا باقی رکھا ہے تا وہ گناہ کر کے اپنی کمزوری پر اطلاع پاویں"۔ جب گناہ سرزد ہو ندامت اور پشیمانی دوبارہ آجائے ایسا گناہ جس میں ندامت اور پشیمانی نہ ہو وہ گناہ تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس کا ذکر نہیں چل رہا۔ فرمایا کہ جب گناہ میں دوبارہ مبتلا ہوتے ہیں اسی وقت اپنی کمزوری پر اطلاع پا جاتے ہیں کہ ہم کیسے عاجز اور کمزور بندے ہیں اور جب تک ان کمزوریوں کو دور نہیں کریں گے جن کی بنا پر یہ گناہ سرزد ہوتا ہے اس وقت تک ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی توقع

ص

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

(منجانب)

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652 ,248-5222

رہائش-243-0794 27-0471

رکھ سکتے ہیں مگر یقین نہیں کر سکتے کہ ہمیں بخشا جائے گا۔ یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ ”یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانوں کی فطرت چاہتی ہے سہو ونسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتے کا خاصہ نہیں۔ پھر وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو“۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے“ ”یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے اور وہ قادر مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اس کو ڈال دے بلکہ اس لئے رکھا ہے کہ جو گناہ بخشنے کا خلق اس میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے“۔

اب جو گناہ بخشنے کا خُلق اللہ تعالیٰ میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کا ایک موقع نکالا جائے۔ یہ مضمون ایسا الجھا ہوا ہے کہ اس کے اوپر آریوں کے ساتھ اور دیگر مذاہب کے سر کردہ سر براہوں کے خلاف جنہوں نے اسلام پر حملے کئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت کچھ لکھا اور ایک با قاعدہ جہاد ان کے خلاف شروع کیا اور ساری عمر جاری رکھا۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس کو یہاں کھولنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کا اگر گناہ بخشنے کا خُلق نہ ہوتا تو پھر آریوں کی یہ بات درست تھی کہ اللہ بخش ہی نہیں سکتا اور عیسائیوں کا یہ خیال بھی درست ثابت ہوتا کہ اللہ بخش نہیں سکتا۔ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ اصرار فرماتے رہے کہ اللہ بخشنے پر قادر ہی نہیں بلکہ بخشنا اس کا خُلق ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ خُلق اگر خدا کا نہ ہوتا تو بندوں میں خدا کی صفات کیسے ودیعت ہوتیں۔ اگر بندہ بخش سکتا ہے تو اس کے بخشنے کی صفت آئی کہاں سے ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ بندہ بخش سکتا ہے۔ ساری دنیا میں ایک عام تجربہ ہے کہ انسان جس کو بخشنا چاہے بخش سکتا ہے بلکہ بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ نرمی بھی دکھا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اندر ضرورت سے زیادہ کوئی صفت بھی موجود نہیں اور انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے بخشنے میں ضرورت سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ تو یہ بخشش اس کو ملی کہاں سے ہے۔ اس کی فطرت میں کیسے ودیعت ہوئی۔ اگر خالق کی فطرت میں نہیں تھی تو بندے کو بخشنے کی استطاعت ہونی ہی نہیں چاہئے تھی۔ یہ مضبوط دلیل تھی جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی مدافعانہ تلوار کے طور پر نیام سے ننگا کیا اور تمام عمر اسلام کے دشمنوں کو اسی تلوار سے کاٹا ہے۔ بخشش لازماً خدا کی صفت ہے ورنہ بندے کو عطا نہیں ہو سکتی تھی۔ ”جو گناہ بخشنے کا خُلق اس میں موجود ہے“ خلق یہ ہے۔ ”اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے“۔ اب سوال یہ ہے کہ اسے ظاہر کرنے کے لئے موقع کیوں نکالا جائے۔ اس لئے بندوں کو گنہگار کیا جائے تا کہ یہ خلق ظاہر ہو؟ یہ بھی ایک الگ مسئلہ ہے۔ در اصل جو خُلق ہے یہ ایک طبعی صفت ہوا کرتی ہے جو از خود پھوٹتی ہے۔ جیسے پھول کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ اس کی خوشبو پھوٹتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پھوٹنا ایک طبعی امر تھا لیکن یہ جو فرمایا کہ اس کے ظاہر کرنے کا ایک موقع نکالا جائے یہ اس لئے کہ بندہ جو گناہ کر سکتا ہے اللہ نہیں کر سکتا۔ اس کے گناہ کو بخشنے کی خاطر خدا کا یہ خُلق بطور خاص ظاہر ہو اور موقع یہ ہو کہ جب انسان گناہ میں مبتلا ہو کر دیکھے کہ میرے خدا نے مجھے بخشا ہے تو اس کے اندر جو بخشش کا جذبہ ہے وہ اور زیادہ چمکے۔ یہ مقصد ہے جس کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا۔

”گناہ بے شک ایک زہر ہے مگر توبہ اور استغفار کی آگ اس کو تریاق بنا دیتی ہے“۔ اب جتنے زہر ہیں انہی سے تریاق بنتے ہیں۔ ان کو جب طبیب آگ میں جلاتا ہے تو اس کا زہریلا مادہ مر جاتا ہے اور اس کے اندر سے ایک نئی صفت ظاہر ہوتی ہے جو اسی زہر کا تریاق بن جاتی ہے۔ ”پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے“۔ اب جس کے اندر یہ گناہ تریاق بن چکا ہو اسی تریاق سے وہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے“۔ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے اور اس جڑ کو انسان کے اندر سے کھو دیتا ہے کہ وہ کچھ چیز ہے“۔ ’کھو دیتا ہے‘ کا لفظ کچھ غور طلب ہے مگر مراد اس سے یہی ہے کہ اس جڑ کا کوئی نام ونشان بھی نہیں رہنے دیتا۔ کھو دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔

وہ کون سی جڑ ہے عجب اور تکبر کی جڑ جیسا کہ فرمایا کہ وہ کچھ چیز ہے۔ ”اور عجب اور تکبر اور خود نمائی کی عادتوں کا استیصال کرتا ہے“۔ تو یہ حکمت ہے خدا تعالیٰ کی بخشش کی اور گناہوں کے بار بار پیدا ہونے اور بار بار ان کو جڑوں سے اکھیڑنے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”تم خدا سے صلح کر لو وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے“۔ بہت ہی عظیم خوشخبری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم عاجز بندوں کو دے رہے ہیں۔ جو قرآن اور احادیث میں جو معرفتیں بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ہے۔ ”ایک دم گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے“۔

گداز کرنے والی توبہ کیا چیز ہے۔ گداز کرنے والی توبہ سے مراد ہے جو پگھلا دے۔ دل میں ایسی ندامت کی آگ بھڑک اٹھے کہ اس کے اثر سے سب گناہ پگھل جائیں۔ اور ان کی کوئی بھی حیثیت باقی نہ رہے۔ یہ ایسے موقع آسکتے ہیں انسانی زندگی پر۔ صرف ہمیں دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے مرنے سے پہلے پہلے یہ موقع نصیب ہو جائے۔ ستر برس کے گناہ بخشنے میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ساری عمر بھی اگر تم گناہ کرتے رہو اور سچی توبہ نصیب نہ ہو تو موت سے پہلے ممکن ہے اور موت سے پہلے ممکن تبھی ہو سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ مارنا اُسی نے ہے۔ وہ مارے نہیں جب تک کہ انسان کو سچی توبہ کی توفیق عطا نہ فرمادے۔ یہ وہ خوشخبری بھی ہے اور تنبیہ بھی ہے جس کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ایسا اگر ہو جائے، وہ لمحہ مرنے سے پہلے نصیب ہو جائے کہ ستر برس کے گناہوں کو جو پگھلا کر خاک بنا دے، خاکستر کر دے تو اس سے بہتر اور کون سی خوش نصیبی ہے جو انسان کو عطا ہو سکے۔

اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی“۔ یہ خیال جھوٹا، بے کار، بے معنی ہے کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے“۔ اگر توبہ منظور نہیں ہوتی تو گویا یہ مطلب بنا کہ انسانی اعمال ہی بے داغ ہیں اور اپنے اعمال کے زور سے وہ بچ سکتا ہے۔ دیکھیں چھوٹی سی بات میں کتنی گہری حکمت کی بات مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔ ”یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے، نہ اعمال“۔ ”ہمیشہ فضل بچاتا ہے، نہ اعمال“ یہ اس سارے مضمون کی جان ہے اور یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ بیان فرماتے رہے اپنے متعلق بھی یہی فرمایا کہ مجھے بھی فضل ہی بچائے گا اعمال نہیں بچا سکتے۔

”اے خدائے رحیم و کریم ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانے پر گرے ہیں۔ آمین“۔

اب جو تھوڑا سا وقت باقی ہے اس میں میں ایک ایسی بات کہنی چاہتا ہوں جو بظاہر تأسف پیدا کرنے والی بات ہے مگر میں جماعت کو تنبیہ کرتا ہوں کہ جب تک اس مضمون کو میں آخر تک کھول کر وضاحت سے بیان نہ کر دوں وہ کوئی جلدی میں ایسا نتیجہ نہ نکالیں کہ جس سے وہ سمجھیں کہ اوہو یہ تو بہت فکر والی اور تأسف والی بات ہے جو آج ہمارے سامنے بیان کی جارہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہرگز اس میں تأسف کی کوئی بات نہیں ہے۔ آخر تک جب میں پہنچوں گا تو آپ حیران ہونگے کہ یہ خوش خبری ہے اور بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن اس خوشخبری کو بیان کرنے کا موقع کیوں پیش آیا۔ یہ ساری وضاحت میں آپ کے سامنے رکھوں گا اور اللہ تعالیٰ کی یہ مجھ پر امانت ہے جو مجھے بہر حال ادا کرنی ہے اور جماعت کی بھی امانت ہے جو مجھے بہر حال ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی امانت خصوصیت سے اس لئے کہ جماعت پر جب میں بات واضح کروں گا تو یہ بات کھل جائے گی کہ ان کے دل میں یہ بد ظنی پیدا ہو سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میری انتہائی دردانگیز اور عاجزانہ دعاؤں کو بالکل نہیں سنا اور اس کے برعکس نتیجہ پیدا کر دیا۔ جب میں بات کھولوں گا اس سے پہلے اپنے اظہار ہمدردی کو سنبھال کر رکھیں۔ جب بات کھل جائے گی تو آپ حیران ہونگے کہ بالکل برعکس معاملہ ہے اور مجھے بہر حال یہ مضمون جو میرے لئے بیان کرنا جذباتی لحاظ سے مشکل ہے، بیان کرنا ہے کیونکہ یہ میری ذمہ داری ہے۔

عزیزہ طوبیٰ جو میری چھوٹی بچی ہے اس کی شادی طلاق پر منتج ہوئی ہے اور یہ طلاق آخری صورتوں میں مکمل ہو چکی ہے۔ اب اس بات پر اظہار ہمدردی ہو سکتا ہے مگر انتظار فرمائیں تو آپ مبارکباد دیں گے نہ کہ ہمدردی کا اظہار کریں گے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی بنی ہے آج کے خطبے میں بیان کرنے کی کیونکہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور یہ بات اگرچہ میری طرف سے اعلان نہیں ہوا مگر پھیلتی چلی گئی ہے کہ اس بچی کو طلاق ہو گئی ہے اس کے نتیجے میں وہ دبے لفظوں میں ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں جو مجھے تکلیف دیتا ہے اور اس لئے تکلیف دیتا ہے کہ غلط ہمدردی ہے اور خطرہ یہ ہے کہ جلسے پر آنے والے بہت سے لوگ مرد، خصوصاً عورتیں میری اس بچی پر رحم کی نظر ڈالیں گی جن کی اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی رحم کی نظریں بجائے فائدہ پہنچانے کے اس کو تکلیف دیں گی اس لئے اپنے اس رحم کو سنبھال کر رکھیں اللہ کا رحم بہت کافی ہے جو ہو چکا ہے اور اس پر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری طرح راضی ہیں۔

اب اس وضاحت کے بعد میں آپ کے سامنے یہ بات کھولتا ہوں کہ اس سے پہلے میری جتنی

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

بچیوں کی بھی شادیاں ہوئی ہیں آپ اس وقت ویڈیو اگر دیکھیں جو میرے پاس موجود ہیں تو آپ حیران ہونگے کہ میں نے بہت ہنستے کھیلتے ہوئے خوشی سے ان کو رخصت کیا تھا، کوئی غم کا اثر نہیں تھا۔ اِس شادی کی جو تصویریں دنیا میں پھیلی ہیں اُس میں جماعت نے اس وقت بھی محسوس کیا اور بعد میں بھی مجھے لکھتے رہے لیکن ان کے لئے یہ بات معمہ بنی رہی کہ کیوں ایسا ہوا کہ میں نے اس موقع پر بہت ہی دردناک صورت اختیار کئے رکھی، اتنی کہ اپنے غم کو برداشت کرنا اور سنبھالنا بعض دفعہ میرے قابو میں نہیں رہتا تھا اس لئے میں کوشش کر رہا تھا کہ زیادہ بات بھی نہ کروں تاکہ دل کا غم پھوٹ نہ پڑے۔

اس کو رخصت کرنے میں غم کیا تھا؟ غم اس بات کا تھا کہ شروع سے جب یہ رشتہ تجویز ہوا تھا ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے اس رشتے کی کامیابی پر یقین نہیں تھا بلکہ برعکس یقین تھا کہ ناممکن ہے کہ یہ رشتہ کامیاب ہو۔ وہ وجوہات جن کی وجہ سے مجھے یقین تھا ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسی رؤیا تھیں، بعض کشوف بھی تھے جن سے مجھے یقین ہو چکا تھا کہ یہ رشتہ مناسب ہے ہی نہیں۔ پھر یہ رشتہ کیوں کیا گیا یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ اس بچی پر تمام دنیا سے جس خاندان میں یہ رشتہ ہوا ہے ان لوگوں نے براہ راست اثرات ڈالے اور اتنا زیادہ اس کو یقین دلایا کہ تمہارے لئے یہی ایک موقع ہے جو اس رشتے کے نتیجے میں تم خاندان میں آسکتی ہو ورنہ تمہیں خاندان کا کوئی رشتہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اب اس بچی کے دل میں یہ طبعی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہی میں بیاہی جاؤں۔ اور یہ جو دباؤ تھے اس ہی وجہ سے ایک لمبا عرصہ سخت کرب میں مبتلا رہی۔ آدھی آدھی رات کو مجھے اٹھ کے جگاتی تھی کہ میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ خواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی تھی لیکن اس کے باوجود سمجھتی تھی کہ جو کچھ میرے سامنے بیان کیا جا رہا ہے گویا میرا مستقبل اب یہی ہے، میں کسی اور جگہ جا نہیں سکتی اور اتنا زیادہ یقین دلایا گیا تھا کہ ہم سب اس بات کے ضامن ہیں کہ تم خوش رہو گی، اپنا گھر بنا کے رکھو گی، گھر میں راج کرو گی کہ ان باتوں نے اس کو بہت زیادہ اس رشتے کی طرف مائل کر دیا۔ اور میرے لئے ایک روک تھی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر قطعیت کے ساتھ یہ بات گاڑ دی گئی تھی پہلے دن سے ہی کہ یہ رشتہ ہرگز اس بچی کے لئے مناسب نہیں ہے پھر بھی میں کیوں آخر مانا۔ یہ غلطی تھی۔ اور اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور یہی غلطی تھی جس کے نتیجے میں پھر وہ دعائیں قبول نہیں ہوئیں جن کو بظاہر قبول ہونا چاہئے تھا۔

جب اللہ تعالیٰ خود خبر دے چکا ہو کہ یہ مناسب نہیں ہے ہرگز نہ کرو اور طبعی طور پر دل میں بھی مسلسل تردّد ہو اس کے بعد میرا اِس کو اُس گھر میں رخصت کرنا ایک بنیادی غلطی تھی جس کی طبعی سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنی تھی۔ اور وہ جو دعائیں قبول نہیں ہوئیں ان کی بنیادی یہ وجہ ہے کہ اللہ کی تقدیر میں مناسب ہی نہیں تھا تو غیر مناسب دعائیں کیسے قبول کرتا۔ اب یہ مسئلہ بھی آپ لوگ خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ **بعض دفعہ دعائیں اس لئے قبول نہیں ہوتیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا قبول ہونا مناسب نہیں ہوتا خواہ کتنے درد اور گریہ وزاری سے آپ دعائیں کریں وہ کوڑی کا بھی اثر نہیں دکھائیں گی۔ اگر اللہ آپ کا ہمدرد ہے تو فیصلہ وہی فرمائے گا جو آپ کے لئے بہتر ہے۔**

تو یہ سارا جھگڑا تھا جس کا کھولنا جماعت پر ضروری تھا ورنہ اس وقت کی آپ ویڈیو دیکھیں جو کئیوں کے پاس محفوظ ہو گی تو ایک عجیب سا نظارہ دکھائی دے رہا ہے۔ ساری دنیا مجھے اس وقت لکھ رہی تھی کہ یہ شادی Unique ہے یعنی جب سے دنیا بنی ہے جب تک دنیا رہے گی ایسی شادی دوبارہ نہیں ہو سکتی اور اس بات میں Unique کہنے میں ان کی وجہ یہ تھی کہ جس درد کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ اور نغمات کے ساتھ میں نے اس کو رخصت کیا اس نے ایک عجیب سماں بنا دیا تھا۔ ایسا سماں بنا دیا تھا جس سے جماعت بے انتہا متاثر تھی لیکن حقیقت حال نہیں جانتی تھی۔ وہ سمجھ رہے تھے میں اس لئے رو رہا ہوں، اس لئے میرا دل قابو سے نکلا جا رہا ہے کہ میری بچی رخصت ہو رہی ہے اور دوسرے ملک میں جا رہی ہے۔ ایک ذرہ بھی اس کا سچا نہیں ہے۔ جہاں مرضی جاتی اگر خدا کی طرف سے مجھے یقین ہوتا کہ یہ رشتہ اچھا ہے تو ناممکن تھا کہ میں اس کرب و بلا کا اظہار کرتا جو مجھ سے ہوا۔

پس ان نغمات نے جو تاثر پیدا کیا اس کی وجہ سے سب دنیا سے خط آرہے تھے اور جب یہ بھنک سی پھیلی ہے پھر اس کا ذکر بند ہو گیا۔ مگر وہ ویڈیوز لوگوں کے پاس محفوظ ہیں۔ بڑا عجیب نظارہ ہے، بچیاں خوشی سے گیت گا رہی ہیں اور ان گیتوں سے خوش ہونے کی بجائے میں اور زیادہ رنجیدہ ہوتا چلا جا رہا ہوں اور پھر خصوصیت سے جو میرا دعائیہ کلام تھا اس نے لوگوں پر بہت اثر کیا۔ اس دعائیہ کلام میں میں نے دعا دی کہ تم اس گھر میں راج کرتی تھی اس گھر میں بھی راج کرو، ان کی بھی رانی بنی رہو جیسے اس گھر کی رانی تھی۔ میں نے اس میں کہا، "اے آصفہ کی جان خدا حافظ و ناصر"۔ تو اس کی میں نے مرحوم ماں کا حوالہ دے کر سوچا کہ شاید اس طرح اللہ تعالیٰ رحم فرما دے لیکن یہ کوئی حوالے کام نہیں آئے، نہ آنے چاہئے تھے کیونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے خدا کے نزدیک یہ غلط بات ہو رہی تھی اس لئے جو مرضی میں حوالے دیتا، جتنی دردناک نظمیں لکھتا ان کا کوڑی کا بھی اثر نہیں پڑنا تھا۔ تو وہ نظم اپنی جگہ آپ بے شک سنیں لیکن اس نتیجے کو یاد رکھیں کہ اس نظم میں جن امیدوں کا اظہار کیا گیا تھا وہ کسی بات پر مبنی نہیں تھیں۔ اگر وہ اللہ کی طرف سے خوشخبریوں پر مبنی ہوتیں تو لازماً پوری ہونی تھیں۔ وہ خوشخبریوں پر مبنی نہیں تھیں اس لئے نہیں پورا ہونا تھا۔ اس لئے پہلے دن سے لے کر آخر تک، حیرت انگیز بات ہے رخصت کے وقت تک میں اس خاندان کی منتیں کرتا رہا کہ خدا کے لئے اس بچی کو نہ مانگو۔ کیونکہ میرے دل میں اللہ نے یقین ڈال دیا ہے کہ یہ رشتہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ فائلیں بھری پڑی ہیں میرے پاس۔ سب سے پہلے جب (رشتہ) تجویز ہوا تو میں نے منت کی کہ خدا کے لئے اس بچی کو نہ لے کے جاؤ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ناممکن ہے کہ یہ کامیاب ہو تو کیوں اس بیچاری کو خراب کرتے ہو۔ وہ یہی اصرار کرتے رہے بلکہ مجھ پر جو دباؤ ڈالا جا رہا تھا وہ خط و کتابت کے ذریعے صرف پاکستان سے نہیں بلکہ دنیا بھر میں ان کے جتنے رشتہ دار ہیں وہ سارے مسلسل مجھے آخر وقت تک یقین دلانے کی کوشش کرتے رہے۔ کیوں کر رہے تھے۔ ظاہر بات ہے کہ ان کو پتہ تھا کہ میں ہرگز اس کا قائل نہیں ہوں اور ادھر بچی پر یہ اثر ڈالا جا رہا تھا۔ یہ وجوہات تھیں کہ جس کی وجہ سے مجھے دعاؤں کے ساتھ اس کو رخصت کرنے کی توفیق بھی ملی لیکن یہ بھی معلوم ہو گیا کہ **جب اللہ تعالیٰ تقدیر ظاہر فرما چکا ہو تو ہرگز اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔**

اس پس منظر میں اس بچی کا خیر و عافیت سے واپس گھر آجانا یہ خوش خبری ہے یا بد خبر ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ایسا انتظام کرنا کہ اس کو کسی ایسے بندھن میں نہیں باندھ دیا مثلاً بچہ بھی ہو سکتا تھا جس کے نتیجے میں اس کی باقی زندگی بے کار گزرتی۔ تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ وہ دعائیں جو تھیں ان کو اس رنگ میں اللہ نے قبول فرما لیا کہ اس کے بداثرات سے بچی کو بھی محفوظ رکھا اور مجھے بھی محفوظ رکھا حالانکہ یہ میری غلطی تھی۔ تو اب آپ لوگ بے شک پرانی کیسٹ دیکھ لیں تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ وہ ہو کیا رہا تھا۔ ان دعاؤں میں عاجزی تو تھی مگر جان نہیں تھی۔ ہو کیسے سکتی تھی؟ میں نے بہت اونچی اونچی توقعات کے اظہار کئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سارے ان توقعات کو پورا کرنے میں عمداً ناکام رہے۔ نیتوں کا حال اللہ جانتا ہے مگر مجھے اتنا

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonik HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

پتہ ہے کہ اس ماں نے جس نے یہ رشتہ مانگا تھا، اس خالہ نے جس نے لمبے لمبے خط لکھے اور یقین دلایا کہ آپ بالکل بے فکر ہو جائیں یہ اپنا گھر ہوگا اس کا، اس پر راج کرے گی۔ ان باتوں کا یقین کر لینا میری کمزوری تھی، یقین دلانے والوں کی نیت پہ میں حملہ نہیں کرتا۔

اس لئے جماعت کو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ان سے بے شک عام تعلقات میں اسی طرح سلوک کریں جیسے پہلے ہوا کرتے تھے کیونکہ اگر یہ جرم قرار دیا جائے جس کے نتیجے میں ان کو سزا ملنی چاہئے اور جماعت کو ان سے رخ پھیرنا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ نیتوں پر حملہ ہے۔ اس لئے نیتوں پر میں کوئی حملہ نہیں کر رہا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ نیتوں کا حال اسی پر روشن ہے اور وہ اگر چاہے تو بد نیتوں کے باوجود معاف فرما سکتا ہے۔ اس لئے میری التجا تو یہی ہے اور یہی جماعت سے بھی میری درخواست ہے کہ ان لوگوں کے لئے بھی مغفرت ہی کی دعا کریں۔ ابھی جو مضمون گزرا ہے وہ مغفرت ہی کا تو مضمون تھا۔ تو اگر وہ مضمون ہم سمجھ نہ سکیں اور اپنے معاملات میں اس کا اطلاق نہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ سے بہتر مغفرت کی توقع بھی نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور مغفرت کا سلوک کریں۔

اور آنے والے جتنے بھی جلسے پر ہیں اب وہ اس کے بعد، اس نصیحت کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں کہ ہرگز ایسی چہ میگوئیاں نہ کریں جن کے نتیجے میں جگہ جگہ جواب دینے پڑ رہے ہوں۔ میں ابھی سے بات کھول رہا ہوں اور عورتوں کی جو عادت ہے اس سے میں ڈر رہا ہوں۔ عورتوں میں یہ بری عادت ہے کہ ہائے بے چاری وہ دیکھو طوبیٰ بیٹھی ہوئی ہے، ہائے اس بے چاری کی شادی کامیاب نہیں ہوئی۔ نہیں ہوئی تو بے چاری کیا اللہ کا فضل ہے جو نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہو سکتی نہیں تھی اور تمہارے رحم کی نہ صرف یہ کہ ضرورت نہیں بلکہ اس سے بچی کو تکلیف پہنچے گی۔ جب بھی کسی نظر کو دیکھے گی کہ وہ یوں دیکھ رہی ہے او ہو یہ تو وہی ہے تو اتنا اس کا دل گھبرائے گا۔ تو اگر آپ واقعۃً مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور اس بچی سے پیار رکھتے ہیں تو اس بات کو ایسے دل سے نکال دیں جیسے کوئی واقعہ ہی نہیں گزرا۔ اس کو آزادی سے جلسہ منانے دیں، کھیلنے کودنے دیں، جہاں چاہے جائے، جہاں چاہے پھرے جماعتی نظام کے تابع، اور اس کو اس طرح نظر انداز کر دیں جیسے کوئی واقعہ ہے ہی نہیں۔ بالکل تعجب کی کوئی نگاہ بھی اس پہ نہ ڈالیں اس سے بڑا احسان آپ لوگ نہیں کر سکتے۔

تو یہ وجہ بھی تھی کہ میں نے سوچا تھا کہ جلسے سے پہلے یہ جماعت پر خوب وضاحت کر دوں کیونکہ اب وہ دن آ رہے ہیں جن میں لوگوں نے جگہ جگہ سے آنا ہے، طرح طرح کی عورتیں آئیں گی جو اپنی عادات سے مجبور ہیں۔ تو ان کو میں کہہ رہا ہوں اس عادت کا قلع قمع کریں۔ یہ ویسے بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ ہمارے ملک کی عورتوں میں گندی عادت ہے کہ کسی کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کو بھی اتنا بڑھا چڑھا کر دیکھتی اور بیان کرتی ہیں کہ وہ اگر بیمار نہیں بھی تھا تو ان کی بار بار کی تجویز سے کہ یہ بیماری ہو گئی ہو گی، بعض دفعہ بیماری بن بھی جاتی ہے کیونکہ ہپناٹک (Hypnotic) اثر ہوتا ہے جس کو ہپناٹزم کہا جاتا ہے۔ تو عورتوں میں یہ بیماری عام ہے۔ یہ صرف اس شادی کی بات نہیں ہے، ہر معاملے میں بے وجہ دخل دیتی ہیں اور سقراط حکیم بن جاتی ہیں۔ مشورے بھی بے شمار جو غلط اور بیماری کا سمجھنا بھی غلط اور غلط سمجھنے کی وجہ سے جب وہ بار بار اسی کا ذکر کرتی ہیں تو ایسے لوگ جو فطرتی طور پر نسبتاً کمزور ہوں ان پر ان کا اثر پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ میرے تجربے میں ہے اور ہومیوپیتھک کتابوں میں بھی ہمارے بکثرت یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ Suggestion کو اگر repeat کیا جائے، بار بار ایک بات کو اصرار کے ساتھ کہا جائے تو انسانی فطرت اس سے متاثر ہو کر اپنے دفاع کی طاقت کھو دیتی ہے اور واقعۃً بہت گہری بیماریاں اس کے نتیجے میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تو یہ جو میں اس وقت جماعت کو سمجھا رہا ہوں عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ، اس معاملے کا صرف اس بچی سے تعلق نہیں ایک ایسی عادت سے تعلق ہے جس کا دنیا کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے اور آئندہ بھی اگر عورتوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو یہ نقصان پہنچے گا۔ تو اسی بہانے خدا تعالیٰ نے مجھے اس نصیحت کی بھی توفیق عطا فرما دی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ احمدی خواتین جس جگہ کی بھی ہیں وہ اپنے دل کو اور اپنی نظروں کو سنبھال کر رکھیں گی۔ بے ضرورت لوگوں کے معاملے میں دخل اندازی نہیں کریں گی۔ خواہ کتنا ہی دل میں جوش اٹھے وہ اپنے جوش کو دبا کے رکھیں گی۔ اپنی فکر کریں، اپنے بچوں کی فکر کریں، اپنے میاں کی فکر کریں، اپنے عزیزوں کی فکر کریں وہ آپ کا حق ہے اور وہ بھی ضرورت سے زیادہ نہ کریں کیونکہ وہاں بھی اگر آپ نے ضرورت سے زیادہ فکر کیا تو اس کا نقصان پہنچے گا۔

بعض ماؤں نے اپنے بچوں کو اس وجہ سے نقصان پہنچایا ہے کہ ان کی ہمدردی کی وجہ سے ان کی بیماریوں کو بہت بڑھا چڑھا کر سمجھا اور اس بچے پر گویا یہ ظاہر کیا کہ تم اتنے بیمار ہو۔ جب مجھے علم ہوا اور میں نے سختی سے اس بات سے روکا تو آپ حیران ہوں گے کہ وہ بچے بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے، بد اثر سے باہر نکل آئے۔ تو جو باتیں میں عرض کر رہا ہوں ذاتی تجربے کی بناء پر یقین کی وجہ سے عرض کر رہا ہوں۔ اور اس کے بعد میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں یہ امید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو میری نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور اب آپ کو یہ بات سمجھ آ جائے گی کہ کیوں ایک ذاتی مسئلے کو میں نے ایک خطبے کا موضوع بنا لیا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے مزید فرمایا:۔

مجھے بھی آپ اپنی ہمدردیوں سے محفوظ رکھیں۔ نہ مجھے کسی خط کی ضرورت ہے اس موضوع پر نہ ملاقات کے دوران اس طرح دیکھیں یا ایسے لفظوں میں ذکر کریں گویا آپ کو بہت صدمہ پہنچا ہے اور بہت میری ہمدردی کر رہے ہیں۔ یہ ہمدردیاں میرے لئے اذیت کا موجب ہوں گی بلکہ میں حیرت سے دیکھوں گا کہ آپ کو اتنی بھی عقل سمجھ نہیں ہے کہ ان باتوں کو ختم کر دینا چاہئے۔ اس لئے اگر ملاقات کے دوران بھی کسی شخص نے اس بات کو چھیڑنے کی کوشش کی، بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے یہ دکھانے کا کہ ہم آپ کے زیادہ ہمدرد ہیں، تو اسی وقت میں ملاقات ختم کر دوں گا۔ اگلی بات کہنے کی بھی اجازت نہیں دوں گا۔ اس لئے اس آخری تنبیہ کو جو بہت ضروری تھی جو میں خطبے میں بھول گیا تھا اب میں آپ کے سامنے کر رہا ہوں اور امید ہے کہ اس کے بعد اس قصے کو آپ کلیۃً ختم اور کالعدم سمجھیں گے۔

جزاکم اللہ۔ السلام علیکم

☎ 543105

STAR CHAPPALS

WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS

All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)

Contact:

OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

بقیہ: اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر ۲

قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا- اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو- پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے- ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں- کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں- (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۴۰-۲۴۱)

اسی طرح فرمایا:

"اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں- یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے- اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"- (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۴۱)

حضور نے فرمایا کہ آج جو آپ بکثرت قوموں کا رجوع دیکھ رہے ہیں یہ انہی پیشگوئیوں کا نتیجہ ہے جن کو اللہ نے پورا کرنا تھا کیونکہ اسی کی عطا فرمودہ تھیں۔

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں- یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے- اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے- چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُن کے مشکلات حل کر دئے گئے اور اُن کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے"- (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴، ۱۵)

پھر فرماتے ہیں: "ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں- خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے- اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو- اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے- آمین ثم آمین

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور- عفی اللہ عنہ

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۴۲)

بعد ازاں حضور نے ۱۸۹۸ء کے دوران ہونے والے بعض الہامات پیش فرمائے جو آج سے ۱۰۰ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جنوری ۱۸۹۸ء میں یہ الہام ہوا:

"وَ اوحیٰ اِلیَّ رَبّی وَ وعدنی انّہ سَینصُرُنی حتّٰی یَبلُغَ اَمرِی مَشَارِقَ الاَرضِ وَ مَغَاربَھَا وَ تَتَموَّجُ بُحُورُ الحَقِ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا۔ (لجنۃ النور صفحہ ۶۷)

ترجمہ: میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا۔ یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

۱۸۹۸ء میں الحکم میں یہ عبارت چھپی ہے کہ:

حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الحکم جلد ۲ نمبر ۵، ۶۔ مورخہ ۲۷ مارچ و ۲۶ اپریل ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲)

حضور نے فرمایا پس آج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور یہ کنارے پھیلتے چلے جا رہے ہیں یہ بھی ۱۸۹۸ء کے اس الہام کی ایک برکت ہے جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا، "خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں سے ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بکثرت ایسے لوگوں کی اطلاع مل رہی ہے جو پاکستان میں بھی بڑھتے جا رہے ہیں اور بیرونی دنیا میں بھی، عرب دنیا میں بھی ہر طرف ان کی تعداد بڑھ رہی ہے جو دل سے جماعت سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کے علم میں ہیں کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اسلام کی احیاء کی تحریک سے کیسی محبت ہو چکی ہے۔

فرمایا: "بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا: یَخِرّونَ سُجدًا ربّنَا اغفِرلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِینَ یعنی سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش۔ کیونکہ ہم خطا پر تھے"۔ (ایام الصلح)

۱۸۹۸ء میں ہی ضرورۃ الامام میں یہ تحریر شائع ہوئی:

"خدا نے .... مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں"۔ (ضرورۃ الامام)۔ حضور نے فرمایا کہ اس الہام میں 'الہام دیا ہے' کے الفاظ ہیں۔ 'کیا ہے' کے نہیں۔ اس میں غیر معمولی موہبت کی طرف اشارہ ہے۔

۴ر جولائی ۱۸۹۸ء کو یہ الہام ہوا: "جہاں براہین احمدیہ میں اسرار اور معارف کے انعام کا اس عاجز کی نسبت ذکر فرمایا گیا ہے۔ وہاں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا، یا احمدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اور جہاں دنیا کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں عیسیٰ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ میرے الہام میں براہین احمدیہ میں فرمایا یا عیسیٰ اِنّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الذِینَ کَفَرُوا وَ جَاعِلُ الَّذِینَ اتَّبَعُوکَ فَوقَ الَّذِینَ کَفَرُوا اِلٰی یَومِ القِیٰمَۃِ۔ ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ میں تجھے برکت دونگا، یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ وہ سِرّ ہے جو مہدی اور عیسیٰ نام کی نسبت مجھ کو الہام الٰہی سے کھلا"۔ (ایام الصلح)

حضور نے فرمایا یہ بہت عظیم الشان سِرّ ہے جس سے آپ نے الہام کی بنا پر پردہ اٹھایا ہے کہ جہاں بھی مہدی کی فتوحات کا ذکر ہے وہاں اسلام کے روحانی غلبہ کا ذکر ہے۔ جہاں عیسیٰ نام سے خوشخبریاں دی گئی ہیں وہاں دنیاوی طور پر جماعت کی غیروں پر برتری کا ذکر ہے اور ان دونوں میں نمایاں فرق ہے۔

۱۸۹۸ء کا الہام ہے: "آئندہ موسم بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ الہاماً معلوم ہوا تھا وہ خبر بھی اندیشہ ناک ہے .... دن بہت سخت ہیں .... مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دن دنیا کے لئے بڑی بڑی مصیبتوں اور موت اور دکھ کے دن ہیں۔

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۸۹۸ء مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۸۷)

حضور نے فرمایا کہ آج آپ دیکھ لیں بعینہ اس حال میں دنیا کو ہم پا رہے ہیں۔ جو بڑے بڑے خطرے آج کے سال میں ظاہر ہوئے ہیں ایسے سال شاذ ہی آپ نے دیکھے ہونگے۔ جو کچھ اس سال ہو رہا ہے خصوصیت سے احمدیت کے مخالفین کے ساتھ وہ ایک عبرتناک نشان ہے۔

پھر فرمایا: "میں تہجد میں اس کے متعلق (یعنی طاعون کے متعلق۔ مرتب) دعا کی تو الہام ہوا:

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَومٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِھِم"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ طاعون کے متعلق الہام ہے۔ بارہا میں جماعت کو پہلے متوجہ کر چکا ہوں کہ دنیا میں جو ایڈز کی بیماری پھیلی ہے خصوصیت سے اس صدی کے آخری دور میں یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مطابق طاعون ہی کی شکل ہے۔ اور حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ نے بھی اس بیماری کو بے حیائی سے باندھا ہے اور طاعون ہی کی ایک شکل کے طور پر اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ۱۸۹۸ء کا یہ الہام دراصل اس زمانے میں جو ایڈز سے انسانیت کو خطرات در پیش ہیں ان سے متعلق ہے۔

پھر ۱۸۹۸ء ہی میں یہ الہام ہوا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَومٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِھِم۔ اِنَّہ آوَی القَریَۃَ اِنّی مَعَ الرَّحمٰنِ اٰتِیکَ بَغتَۃً. اِنَّ اللّٰہَ مُوھِنُ کَیدِ الکَافِرِینَ"۔ (خط مولوی عبدالکریم صاحب محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء)

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو خود تبدیل نہ کریں۔ وہ اس بستی کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لے گا۔ میں رحمان کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے کو ہوں۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبوں کو توڑنے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس 'بستی' سے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں مراد قادیان تھی۔ اب اس بستی سے میں سمجھتا ہوں وہ بستی مراد ہے جو قادیان کی نمائندگی میں ربوہ کے طور پر قائم کی گئی ہے اور اس بستی کے متعلق دشمنوں کے بہت بد ارادے ہیں اور انہیں بہت تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ حضور نے اس بستی کے متعلق دعائیں کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ اللہ اسے دشمنوں کے شر سے پناہ میں لے لے کیونکہ زمانہ لمبا ہو رہا ہے۔

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی با ایں ہمہ میں اس کو پئے جاتا ہوں۔ اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں۔ مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے"۔

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۸، ۲۹۔ مورخہ ۲۰۔ ۲۷ ر ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھیں کہ شربت باوجود مٹھاس کے پینا یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ اس شربت کی مٹھاس میں کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں فکر بڑھتی ہے اور پریشانیاں ہوتی ہیں۔ یہ میں آپ کو اپنے دل کا حال، اپنے تجربے سے بتا رہا ہوں کہ جوں جوں جماعت پھیل رہی ہے یہ میٹھا شربت ہر طرف سے مجھ تک پہنچ رہا ہے۔ یہ شربت پیتا ہوں اور دل فکر سے بھر بھی جاتا ہے کہ ان لوگوں کو ہم کیسے سنبھالیں۔ کیا انتظام ہوگا جس کے نتیجہ میں ہم اس وسیع تر دنیا کی تربیت کر سکیں گے جو دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پس یہ مراد تھی اس شربت سے کہ شربت میٹھا

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر

وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فجی کے خصوصی پیغامات

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۸ء کے موقع پر مختلف ممالک کے اہم افراد نے نیک تمناؤں کے خصوصی پیغامات بھجوائے جو مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے جلسہ کے دوران پڑھ کر سنائے۔ ذیل میں برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور اسی طرح فجی کے وزیر اعظم کے پیغامات اور ان کا اردو میں مفہوم ہدیہ قارئین ہے:

پیغام منجانب عزت مآب وزیر اعظم برطانیہ جناب ٹونی بلیئر

10 Downing Street

London SW1A 2AA

I am delighted to have this opportunity to send my best wishes to the Ahmadiyya Muslim Association.

This government believes that Britain's Muslim Community is an integral part of our society in which it makes an increasingly valuable contribution economically, socially and culturally. It is my hope that Britain can become a place for all the people with every member of society making a contribution to the creation of this new ,improved society. I am determined to achieve this and British Muslims have an important part to play in this.

I wish you all a successful day.

Tony Blair

مورخہ ۹/مارچ ۱۹۹۸ء

مجھے احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کو نیک تمناؤں کا یہ پیغام بھیجتے ہوئے بہت مسرت ہو رہی ہے۔ یہ حکومت یقین رکھتی ہے کہ برطانیہ میں آباد مسلمان طبقہ ہمارے معاشرہ کا لازمی اور اٹل حصہ ہیں اور اس معاشرہ میں اس طبقہ نے معاشی، معاشرتی اور ثقافتی میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مجھے یہ امید ہے کہ برطانیہ ایک ایسی جگہ بن سکتا ہے جہاں ہر قوم کا ہر فرد ایک نیا اور بہتر معاشرہ بنانے میں حصہ لے سکتا ہے۔ میں اسی بات کے حصول کے لئے کوشاں ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ برطانیہ کے مسلمانوں نے اس میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب کا یہ دن بہت کامیاب گزرے گا۔ (دستخط: ٹونی بلیئر)

☆……☆……☆

فجی کے وزیر اعظم عزت مآب میجر جنرل SITIVENI I. RABUKA کا خیر سگالی کا پیغام

I am delighted to have been asked to again make a contribution towards this year's International Convention of Ahmadiyya Muslim Jamaat.

We in Fiji, have undergone many changes over the past year, changes that have called on each of our citizens to appreciate our ethnic,religious and cultural differences, while building on our similarities.

The Ahmadiyya Muslim Community in Fiji has been no small contributor to these developments, and I am Positive that they will contribute to yourconvention the benefit of their experience of the spirit of goodwill and tolerance existing in Fiji.

But peace can only be achieved if each of us first finds peace within ourselves. Otherwise it will be in vain to seek it from outward sources.

It is my prayer that each delegate to this year's Convention will attend in the spirit that God would wish and with a determination that we must strive towards that goal of ultimateiy achieving unity of humankind.

مجھے بے حد مسرت ہے کہ ایک دفعہ پھر مجھے احمدیہ مسلم جماعت کے اس سال کے عالمی جلسہ کے لئے اپنی گزارشات بھیجنے کا موقعہ مل رہا ہے۔

ہم فجی میں گزشتہ سال بہت سی تبدیلیوں میں سے گزرے ہیں، ایسی تبدیلیاں جن میں ہمارے ہر شہری کو اخلاقی، مذہبی اور ثقافتی امتیازات کو سمجھنے کا موقعہ ملا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے آپس کی ہم آہنگی کو بھی سمجھا ہے۔ فجی کی احمدیہ مسلم جماعت نے ان تبدیلیوں میں کسی لحاظ سے بھی کم حصہ نہیں لیا۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ آپ کے جلسہ میں شامل ہونے والے افراد فجی میں خیر سگالی اور مذہبی رواداری کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن ہم امن اور سکون صرف اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہم میں سے ہر ایک خود اپنے اندر سکون کو پالے ورنہ بیرونی ذرائع سے سکون کو ڈھونڈنا عبث ہے۔

میری یہ دعا ہے کہ اس جلسہ میں شرکت کرنے والا ہر فرد اس میں خدا کی رضا کی خاطر شامل ہو اور یہ عہد کرے کہ ہم تمام انسانیت کو اکٹھا کر کے رہیں گے۔

وہاڑی میں ملک نصیر احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا

إنا للّٰه وإنا اليه راجعون

(پریس ڈیسک) پاکستان سے نہایت افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ملک نصیر احمد صاحب کو وہاڑی میں شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تفصیلات کے مطابق ملک صاحب موصوف صبح کی نماز ادا کرنے کیلئے اپنی کار پر مسجد گئے۔ وہ گاڑی سے اترے ہی تھے کہ قاتلوں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ ایک فائر ان کے سینے میں لگا جس سے وہ موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد قاتل ان کی گاڑی بھی لے گئے اور فرار ہو گئے۔ بعد میں آنے والے نمازیوں میں سے ان کے پوتے نے دادا کی نعش کو شناخت کیا۔

محترم ملک نصیر احمد صاحب ریٹائرڈ پولیس آفیسر تھے۔ اچھے متمول زمیندار تھے۔ کپاس کی آڑھت کا کاروبار تھا۔ علاقہ بھر میں بارسوخ اور وسیع حلقہ رکھتے تھے۔ مرحوم کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

مرحوم کی نعش وہاڑی سے ساڑھے چھ بجے شام ربوہ پہنچی۔ نماز مغرب کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مسجد مبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ جنازہ کے ہمراہ مرحوم کے دونوں بیٹے اور جماعت کے کافی دوست ربوہ آئے۔ بعد نماز جنازہ مرحوم کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نماز جنازہ غائب

مورخہ 13.8.98 بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل جنازہ غائب پڑھائی۔

☆۔ مکرم ملک نصیر احمد صاحب صدر جماعت وہاڑی۔ ۴/اگست ۱۹۹۸ء کو انہیں صبح کی نماز ادا کرنے کیلئے مسجد جانے پر گاڑی سے اترتے ہوئے فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔

☆ مکرم ضیاء الحق شمس :۔ صدر جماعت ڈوزل ڈوف جرمنی۔ جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۸ء سے واپسی پر گھر سے کچھ فاصلے پر کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ بہت مخلص اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔

☆۔ مکرمہ روبینہ شمس اہلیہ ضیاء الحق شمس کار کے حادثہ میں زخمی ہوئیں اور چند روز بعد وفات پا گئی ہیں۔

☆ حمود الرحمٰن خان صاحب قائد ضلع سرگودھا 98-8-8/9 کی درمیان شب کو دو افراد نے گھر میں داخل ہو کر فائر کئے۔

☆۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ المجید (بی بی موجن) بیگم بریگیڈیئر وقیع الزمان مرحوم لاہور۔

☆۔ مکرمہ بدر جہاں بیگم صاحبہ والدہ صفی محمود صاحب لندن۔

☆۔ مکرم عبد العزیز ڈینس صاحب مربی سلسلہ ربوہ۔ ☆۔ مکرم سید امین احمد صاحب کراچی۔

☆۔ مکرم صوفی خدا بخش عبد زیروی۔ ربوہ۔ ☆۔ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب۔ فیصل آباد۔

☆۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (والد مبشر احمد کاہلوں صاحب) ربوہ۔

دعاء مغفرت

خاکسار جماعت احمدیہ تامل ناڈو اوڑن کوڈی سے تعلق رکھتا ہے خاکسار کے داماد جو کہ میلاپالم کے تھے 11.8.98 رات دس بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی نیکی اور خدمت خلق کے جذبہ سے سبھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے ہیں مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اے کے محمد حنیف تامل ناڈو)

وادی کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

☆۔ مجلس خدام الاحمدیہ وانصار اللہ کے اجتماعات میں شرکت

☆۔ نئی مساجد کا افتتاح۔ ☆ تعلیم الاسلام احمدیہ سکولوں میں جلسے۔

رپورٹ :۔ محمد یوسف انور مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

امسال کافی وقفہ کے بعد قادیان سے ایک وفد مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل وادی کشمیر کیلئے روانہ ہوا۔

یہ وفد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نائب ناظر نشر و اشاعت نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ خاکسار محمد یوسف انور مدرس مدرسہ احمدیہ نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نمائندہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان پر مشتمل تھا۔ جبکہ وادی سے اس وفد میں مکرم و محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر اور مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر اور مکرم مولانا عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شامل رہے۔

چک ایمرچھ کشمیر میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

ٹھیک ساڑھے تین بجے زیر صدارت مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا تلاوت کے بعد لوائے مجلس خدام الاحمدیہ لہرایا گیا۔ جس کے بعد دُعا ہوئی بعد دعا عہد خدام الاحمدیہ دوہرایا گیا جو کہ قائد علاقائی مکرم الیاس احمد لون نے دوہرایا اور نظم خوانی کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقریر کی اس کے بعد دیگر علماء کرام نے بھی تقاریر کیں۔ یاد رہے کہ اجتماع 9.8.7 اگست کو منعقد ہوا جس میں جملہ خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مقامی خدام و انصار نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے دن رات محنت و کوشش کی تھی خدام نے رات دن ڈیوٹیاں دیں مہمانان کرام کے کھانے پینے و رہائش کا بہترین انتظام تھا۔

خدام اور اطفال نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس : مورخہ ۹ اگست کو محترم امیر صاحب کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد نمائندگان مرکز کے علاوہ محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز محترم مولانا عبد الرشید صاحب ضیاء مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک مکرم منور احمد صاحب ٹاک صدر اجتماع مکرم الیاس لون صاحب وغیرہ نے تقاریر کیں آخیر پر اول دوئم سوئم آنے والے خدام واطفال کو محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ اگلے روز چک ایمرچھ قبرستان پر ایک صحابی راجہ عطا محمد خان صاحب کی قبر پر دُعا کی گئی۔ ریڈیو کشمیر اور دوردرشن نے اجتماع کے کامیاب ہونے کی خبر دو دفع نشر کی۔

چک ایمرچھ سے وفد کی روانگی :۔ مورخہ ۹ر اگست بعد دوپہر یہ قافلہ چک ایمرچھ سے روانہ ہو کر شورت پہنچا وہاں بھی ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

موضع سرندو میں جلسہ :۔ یہ گاؤں کئی ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ ساری بستی غیر از جماعت ہے خاکسار کا تعلق اس بستی سے ہے چند دن قبل میری والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تھا چنانچہ اس بستی میں 10-8-98 کو صبح 10 بجے جلسہ سیرت النبی صلعم محترم امیر صاحب کشمیر کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ یہ گاؤں ناصر آباد سے صرف ایک کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے ناصر آباد کے بھی کچھ لوگ شامل ہوئے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے مائیک کا بھی انتظام تھا جملہ حاضرین مرد و زن کی چائے سے تواضع کی گئی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ مورخہ 10.8.98 کو رات مرکزی قافلہ بالسو پہنچا وہاں بھی تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

مورخہ 11.8.98 کو ہاری پاری جانے کا پروگرام تھا دوپہر کو وفد براز لو گیا براز لو میں احباب جماعت سے تربیتی امور پر باہمی تبادلہ خیال ہوا۔

ہاری پاریگام میں جلسہ :۔ یہاں ایک خوبصورت عالیشان مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ پہلے تو اس مسجد کا افتتاح کیا گیا مسجد کے صحن کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

تربیتی جلسہ :۔ اس جگہ پر بھی محترم امیر صاحب کی صدارت میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا جملہ نمائندگان نے تقاریر کیں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ یہ گاؤں بھی بہت بڑا ہے لیکن اکثر آبادی غیر از جماعت افراد پر مشتمل ہے۔ انگلش میڈیم سکول کا بھی وفد نے معائنہ کیا بچوں نے بھی پروگرام پیش کیا محترم منیر احمد صاحب خادم اور امیر صاحب نے بچوں کو نصائح کیں۔

12.8.98 کو قافلہ کی روانگی براستہ پلوامہ بیشہ وارہ کیلئے ہوئی وہاں کئی احباب جماعت نے گفتگو کے بعد اُس روز وفد شام کو چار بجے مانلو پہنچا۔

مانلو میں تربیتی جلسہ :۔ اللہ کے فضل سے مانلو میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اور شفقت سے ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے اس موقعہ پر اس مسجد میں نماز ادا کی گئی۔ اور مسجد کا افتتاح کیا گیا رات کو محترم امیر صاحب کشمیر کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ 13.8.98 کو صبح کے وقت امیر صاحب کی صدارت میں مجلس عاملہ کی ایک ضروری میٹنگ بھی ہوئی جس میں بعض اہم امور جو حل طلب تھے نپٹائے گئے دن کے 10 بجے قافلہ رشی نگر کیلئے روانہ ہوا راستے میں صوفن نامن میں احمدی افراد سے ملاقات کی گئی اور دعا کی گئی نیز اس جگہ تعمیر کی جانے والی مسجد کی جگہ کا بھی معائنہ کیا گیا اور خصوصی دُعا کی گئی۔

رشی نگر میں جلسہ :۔ مورخہ 13.8.98 کو یہ قافلہ رشی نگر پہنچا۔ یہ گاؤں سارا کا سارا احمدی آبادی پر مشتمل ہے یہاں ایک اور مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ رات کو محترم امیر صاحب کی صدارت میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مرکزی نمائندگان و مبلغین کرام نے تقاریر کیں۔

اس گاؤں میں بھی ایک اور خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے اس کا بھی اس موقعہ پر افتتاح کیا گیا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب نے اس مسجد کا نام "مسجد نور" تجویز کیا اس مسجد نور میں صبح 14.8.98 کو ٹھیک 8 بجے تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد اراکین وفد نے تربیتی اُمور پر تقاریر کیں۔

قافلہ کی روانگی :۔ 14.8.98 کو یہ قافلہ جمعہ کے دن یاری پورہ پہنچا جہاں نماز جمعہ ادا کی گئی مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی اڑھائی بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ کے صحن میں جلسہ منعقد ہوا۔

یاری پورہ میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ :۔ مسجد کے احاطہ کو خدام نے جھنڈیوں اور بینروں سے خوب سجایا تھا۔ محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر صوبہ کشمیر کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے تقاریر کیں غیر از جماعت افراد بھی جلسہ میں موجود تھے مقررین میں مکرم منیر احمد صاحب خادم۔ مکرم تنویر صاحب خادم۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیا شامل تھے جنہوں نے سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر عمدہ رنگ میں تقریریں کیں۔

یاری پورہ میں بھی ایک صحابی راجہ محمد حیدرؓ خان کی قبر پر دُعا کی گئی۔

مورخہ 15.8.98 کو یاری پورہ سے ناصر آباد کے لئے قافلہ روانہ ہوا۔

احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول انسٹی ٹیوٹ میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ :۔ ناصر آباد کا گاؤں بھی سارا کا سارا احمدی آبادی پر مشتمل ہے یہاں بھی دو مساجد ہیں اس گاؤں میں گورنمنٹ ہائی سکول کے علاوہ گرلز مڈل سکول بھی ہے۔ اور احمدیہ ہائی سکول انگلش میڈیم بھی ہے۔ اس اسکول میں چھ صد بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں قریباً چار صد بچے غیر احمدی ہیں اور اکثر اسٹاف غیر از جماعت ہے۔ مکرم صدر صاحب ناصر آباد کے تعاون سے اس احمدیہ ہائی اسکول میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جملہ نمائندگان نے تقاریر کیں اللہ کے فضل سے یہ جلسہ بھی کامیاب رہا۔ آخر پر دُعا کی گئی اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

مسجد احمدیہ ناصر آباد میں تربیتی جلسہ :۔ 15.8.98 بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم منیر احمد خادم جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم خوانی کے بعد مقررین نے تقاریر کیں اور مختلف تربیتی و تبلیغی امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اگلے روز 16.8.98 کو مکرم حاجی مبارک احمد صاحب ظفر نے جنہیں گذشتہ سال حج بیت اللہ کی سعادت ملی تھی نے جملہ نمائندگان کو آب زمزم پیش کیا فجزاھم اللہ تعالیٰ 16.8.98 کو ناصر آباد سے دن کے دس بجے قافلہ روانہ ہو کر آسنور دن کے بارہ بجے پہنچا۔ احباب نے وفد کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔

آسنور میں دو روزہ اجتماع انصار اللہ :۔ آسنور کا گاؤں جو سارا احمدی آبادی پر مشتمل ہے۔ ٹھیک چار بجے یہاں اجتماع انصار اللہ شروع ہوا اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا نمائندگان کی خاصی حاضری تھی افتتاحی اجلاس مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نے تقاریر کیں شام کو ساڑھے سات بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ رات کو مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں تبلیغی و تربیتی و انتظامی امور زیر غور لائے گئے مجلس شوریٰ مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایتو ناظم مجالس انصار اللہ کشمیر کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی تنویر صاحب خادم خاکسار نے تقریر کی محترم عبد الرحمٰن ایتو صاحب ناظم مجلس انصار اللہ صوبہ کشمیر اور محترم صوبائی امیر صاحب نے تقاریر کیں۔

مرکزی وفد 19.8.98 کو سرینگر سے قادیان کیلئے روانہ ہوا۔ رات قریباً دس بجے یہ وفد قادیان بخیر و عافیت پہنچ گیا۔

الحمد للہ کہ تعلیمی تربیتی اور تبلیغی ہر سہ مقاصد سے وادی میں مرکزی وفد کا دورہ نہایت کامیاب رہا۔ محترم امیر صاحب صوبہ کشمیر عبد الحمید صاحب ٹاک ۔ مکرم انچارج صاحب مبلغ وادی کشمیر کے ہمراہ مرکزی وفد نے بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا جس سے کافی بیداری پیدا ہوئی اور احباب جماعت میں ایک بار پھر خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

اللہ کے فضل سے تبلیغ کیلئے بھی زمین ہموار ہے ہم نے کئی جگہ لوگوں سے گفتگو کے ذریعہ معلوم کر لیا کہ نیک حضرات لوگ جماعت احمدیہ کے بالکل قریب ہیں صرف جگانے اور اُنہیں روحانی پانی پلانے کی ضرورت ہے۔ پہلے کی نسبت اب لوگ توجہ سے بات سنتے ہیں اور گفتگو میں بہت دلچسپی لیتے ہیں اگر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ وادی کشمیر میں بھی دیگر صوبوں کی طرح اب احمدیت کثرت سے پھیلے گی۔ لیکن سب سے پہلے عملی نمونہ کی ضرورت ہے آخر میں دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس دورہ کے بہتر نتائج بر آمد کرے نیز جن بھائیوں نے بھی اس دورہ کو کامیاب بنانے کیلئے سعی کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ آمین۔

مرکزی وفد جملہ صدر صاحبان و افراد جماعت کے خصوصی تعاون پر ان کا مشکور و ممنون ہے۔

دُعائے مغفرت

حضرت مولانابی۔ عبد اللہ صاحب کی بیوہ محترمہ ایم سلیمہ بی صاحبہ ۳ اگست کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کے علاوہ مکرم اے پی ابوٹی صاحب نائب امیر جماعت کالیکٹ مکرم ایم کے مویدونی صاحب سکریٹری تبلیغ کالیکٹ مرحومہ کے داماد ہیں۔

(محمد ابو ابوفا)

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

پنکال (اڑیسہ):۔ مورخہ 7 جولائی 98 بروز منگل بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ صدارت نائب صدر جماعت احمدیہ مکرم حنیف خان صاحب نے کی مکرم عالم خان صاحب مکرم سبحان خان صاحب مکرم غنی خان صاحب اور مکرم انصار الحق صاحب نے تقاریر کیں اور تعطیل پر آئے ہوئے مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے بھی اس میں حصہ لیا بفضلہ تعالیٰ جلسہ کامیاب رہا۔

موسی بنی (بہار):۔ مرکزی ہدایت کے مطابق ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سیرۃ النبی ﷺ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ دوپہر ساڑھے گیارہ بجے دو صد غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بعد نماز عشاء پروگرام کے مطابق زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسے کا آغاز ہوا۔ جس میں مکرم منصور خان صاحب شیخ ہمدم احمد صاحب عزیز ظہیر احمد صاحب عزیز بشیر احمد صاحب عزیزم حلیم احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ آخری تقریر خاکسار محمد معراج علی مبلغ سلسلہ کی ہوئی صدارتی خطاب اور دعاؤں کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کوٹ پلہ (اڑیسہ):۔ جماعت احمدیہ کوٹ پلہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ 7.7.98 کو شایان شان طریق سے منایا گیا۔ تقریب کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ بعد نماز فجر درس ہوا۔ آٹھ بجے اطفال و ناصرات خدام و انصار نے ملکر جلوس کی صورت میں محلّہ کا ایک چکر لگایا جس میں درود و سلام با آواز بلند آنحضرت ﷺ پر بھیجا گیا اور فلک بوس نعرے لگائے گئے۔ اطفال و ناصرات کے مختلف کھیل اور کوئز کے پروگرام کروائے گئے مسجد کو سجایا گیا۔

بعد نماز عشا جلسے کا آغاز خاکسار شمس الدین خان معلم وقف جدید کے زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مقیم خاں صاحب شیخ بشیر احمد صاحب مکرم شیخ ثاقب احمد صاحب اور مکرم اسد اللہ خان صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے بعد مختلف کھیلوں اور کوئز میں حصہ لینے والے ننھے منھے اطفال و ناصرات کو انعامات دئے گئے جو مقامی صدر جماعت مکرم شیخ عبد الغفار صاحب نے تقسیم کئے اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کلکتہ:۔ مورخہ 12.7.98 بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ صدارت کا فریضہ مکرم منظر حسن صاحب سیکرٹری تبلیغ نے ادا کیا۔ تلاوت مکرم تاج الدین صاحب حیدر نے کی نظم "اے شاہ مکی و مدنی" مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے بڑی خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر محترم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ کی ہوئی دوسری تقریر "آنحضرت ﷺ ایک ماہر سائنسدان" کے موضوع پر ایک خادم ناصر محمود صاحب نے کی۔ اور تیسری تقریر مکرم فیروز الدین صاحب انور کی ہوئی اور آخر پر ایک نو احمدی دوست نے اپنے تاثرات بیان کئے اور بتایا کہ انہوں نے احمدیت کیوں قبول کی۔

یادگیر (کرناٹک):۔ مورخہ 10.7.98 کو مسجد احمدیہ یادگیر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت مکرم عبد المنان صاحب سالک نے اپنا نعتیہ منظوم کلام پیش کیا۔ پہلی تقریر مکرم اسامہ احمدی صاحب وکیل نے "آنحضرت ﷺ کا غیروں سے حسن سلوک" کے عنوان پر کی دوسری اور آخری تقریر خاکسار نذر الاسلام مبلغ سلسلہ نے کی اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

آلاپورم (کیرلہ):۔ مورخہ 18.7.98 بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ مکرم اے عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال نے صدارت کی بعد تلاوت و نظم مکرم یو انور صاحب معلم وقف جدید اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

موتی ہاری (بہار):۔ 8 جولائی کو جلسہ کا انعقاد مکرم محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری کی صدارت میں ہوا۔ بعد تلاوت و نظم تقاریر ہوئیں جس میں مکرم حیدر علی صاحب معلم۔ مکرم مولوی عزیز احمد صاحب اسلم۔ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب اور خاکسار سید طفیل احمد شہباز نے حصہ لیا۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا اس موقعہ پر پڑوس کے غیر مسلم احباب میں بھی مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اس جلسہ میں مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ نیپال نے بھی شرکت کی۔

پینگاڑی (کیرلہ):۔ 19 جولائی بروز اتوار مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب جنرل سیکرٹری کی پہلی تقریر ہوئی۔ بعدہ این کنجی عبد اللہ (ایک غیر احمدی دوست) نے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بھدرواہ (کشمیر):۔ جلسے کا آغاز بعد نماز ظہر ہوا جس کی صدارت مکرم مولوی رفیق احمد صاحب نے کی۔ بعد تلاوت و نظم پہلی تقریر زیر عنوان "قیام امن کے متعلق آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور آپ کا اسوہ حسنہ" مکرم ملک محمد اقبال صاحب نے کی۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دعوت الیٰ اللہ" کے عنوان سے دوسری تقریر عزیزم بشیر احمد صاحب منڈاشی کی ہوئی۔ تیسری تقریر مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی مدرس مدرسہ احمدیہ نے کی۔ اس کے علاوہ چند دیگر احباب نے بھی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی صدارتی خطاب کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیماپور:۔ 17.7.98 بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ تیماپور میں جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرم محمد مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ زعیم انصار اللہ منعقد ہوا تلاوت مکرم سید خلیل احمد صاحب معلم وقف جدید کی ہوئی نظم کے شفیق احمد صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد دو تقاریر آنحضرت ﷺ کی سیرت پر سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت اور صدر جلسہ کی ہوئیں اور بعد دعا کے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

مختلف جماعتوں میں "ہفتہ قرآن مجید" کا انعقاد

پینگاڑی:۔ جماعت احمدیہ پینگاڑی کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید 3 جولائی تا 10 جولائی منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کا انعقاد ہوتا اور بعد تلاوت و نظم مقررین حضرات تقاریر کرتے۔ جس میں پروفیسر محمود احمد صاحب۔ مکرم سی ایچ عبد الحمید صاحب مکرم سی ایچ عبد الشکور صاحب مکرم ای طاہر صاحب اور دیگر احباب نے حصہ لیا۔

سونگھڑہ (اڑیسہ):۔ یکم جولائی تا 7 جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں قرآن مجید کے فضائل و محاسن اور اسکی تعلیمات پر تقاریر ہوئیں جن میں شیخ محمد ذکریا صاحب مکرم محمد شمیم احمد صاحب مکرم انوار الدین احمد صاحب مکرم سید فضل نعیم صاحب نے حصہ لیا۔

عثمان آباد:۔ جماعت احمدیہ عثمان آباد میں ہفتہ قرآن مجید یکم تا 7 جولائی منایا گیا۔ مختلف احباب نے تقاریر کیں دو خدام اور ایک ناصرہ نے زبانی تقاریر کی۔

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یو کے

تو ہے مگر اس شربت سے کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں ان کی فکر ہے مگر ان فکروں کی وجہ سے شربت پینا نہیں چھوڑنا۔ جس تیزی کے ساتھ آپ پھیل سکتے ہیں پھیلتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی خود آپ کو توفیق عطا فرمادے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں، "آج صبح کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا:

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے   بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مورخہ ۲۱/دسمبر ۱۸۹۸ء

۔مکتوبات احمدیہ پنجم حصہ اول صفحہ ۲۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس اس الہام کے پیش نظر میں امید رکھتا ہوں کہ بارگاہ الٰہی ہمارا ٹوٹا کام بنادے گی۔ جتنے جماعت کے کام ہمیں ٹوٹے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اللہ اپنے فضل کے ساتھ انہیں جوڑ دے گا۔ اور وہ جو سمجھ رہے ہیں کہ ہمارا بنا بنایا کام ہے اس کو ایسا توڑے گا کہ کوئی اس کا بھید نہیں پا سکے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں امام الزمان ہوں۔ اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے"۔ کتنا پر شوکت کلام ہے۔ پھر فرمایا، "اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچادیا جو میرے ذمہ تھا"۔ (ضرورۃ الامام)

حضور نے فرمایا اس کے بعد میں اس افتتاحی خطاب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت پر ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آپہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے"۔ حضور نے فرمایا بکثرت ایسے احمدی احباب ہیں جن کی دسترس میں یہ آسمانی پانی ہے لیکن ابھی پینا باقی ہے۔ جب وہ پی لیں گے تو ان کے سینے سے وہ لکھو کھہا چشمے پھوٹ پڑیں گے جو تمام دنیا کی سیرابی کا موجب بنیں گے۔ فرمایا، "پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اس چشمے سے پانی پئیں اور سیراب ہوں اور دنیا کو سیراب کریں تو دعاؤں کے ساتھ عملاً بھی وہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں۔ ہمہ وقت اس بات پر نظر رہے کہ کیا ہم خدا کا حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور اس حق کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ "اپنے خدا کو وحدہ لاشریك سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اشھد ان لا الہ الا اللہ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے"۔

(الحکم جلد ٦ نمبر ١٨ صفحہ ٦،٥ پرچہ ١٧/مئی ١٩٠٢ء)

تمام دنیا کو لا الہ الا اللہ کے نعروں سے بھر دو۔ ایسے نعرے جو فلک شگاف بھی ہوں اور لوگوں کے دلوں میں بھی خدا کی خاطر وہ شگاف پیدا کردیں جن میں خود خدا اتر آیا ہو۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ابد الآباد کی زندگی پائیں گے۔ کوئی دنیا میں نہیں ہے جو آپ کو ہلاک کر سکے۔ اس کے بعد حضور نے افتتاحی دعا کرائی جس میں تمام حاضرین بھی شامل ہوئے۔ حضور کے خطاب کے آخری حصہ کے دوران موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ دعا کے اختتام پر حضور نے فرمایا کہ "یہ موسلا دھار بارش جس کا آپ شور سن رہے ہیں، میں اسے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نشان کے طور پر دیکھ رہا ہوں۔ جن فضلوں کا میں نے ذکر کیا ہے آپ دیکھیں گے کہ اسی طرح موسلا دھار فضل آسمان سے اترے ہیں۔ کوئی بھی شامیانہ ان کو روک نہیں سکے گا۔ تمام دنیا میں احمدیت کو یہ فضل سیراب کرنے والے ہیں اور آپ یقین رکھیں جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ ہم عنقریب اللہ کے فضل کے ساتھ ان فضلوں کو اترتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اگرچہ پہلے بھی دیکھ چکے ہیں مگر اب جو دیکھیں گے وہ دیکھنا اور ہوگا۔"

☆......☆......☆

(بشکریہ الفضل لندن)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

(091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 10th September 98 Issue No : 37

ایوان انصار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کی نئی تعمیر ہونے والی بلڈنگ کا نام ازراہ شفقت "ایوان انصار" (AIWAN-E-ANSAR) تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اس نام کو ملحوظ رکھیں اور خط و کتابت کرتے ہوئے ایڈریس پر بھی یہ نام لکھا کریں تاکہ اس کی ترویج ہو۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے

بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر طبع کیا جانے والا بدر کا خصوصی نمبر زیر تیاری ہے۔ تبلیغ کا جوش رکھنے والے داعین الی اللہ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ایمان افروز تبلیغی واقعات یا دشمنان احمدیت سے متعلق عبرتناک واقعات اختصار کے ساتھ تحریر کر کے اپنی جماعت کے صدر / امیر جماعت کے توسط سے بھجوائیں۔

30 ستمبر تک موصول ہونے والے واقعات کو ہی شامل اشاعت کیا جا سکے گا۔

نوٹ:- تبلیغی مساعی کے تعلق سے فوٹوز بھی ارسال کئے جا سکتے ہیں۔

5ویں سالانہ کانفرنس جماعت احمدیہ صوبہ دہلی منعقدہ 20/ستمبر 98 بروز اتوار

جماعت احمدیہ صوبہ دہلی کی پانچویں سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۰/ستمبر ۹۸ بروز اتوار "ماولنکر آڈیٹوریم" میں صبح ۱۰ بجے منعقد ہو رہی ہے۔
جملہ احباب کو اس روحانی اور علمی کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ متلاشیان حق کیلئے یہ سنہری موقعہ ہے کہ وہ اس میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ باہر سے آنے والے دوستوں کو ۱۹/ستمبر کی شام تک احمدیہ مسلم تبلیغی مرکز ۵۳ انسٹی ٹیوشنل ایریا تغلق آباد نئی دہلی ۶۲ میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت دہلی کی طرف سے کیا گیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

53.Institutional Area
Tughlakabad. New Delhi -110062
Tel : 011-6980694 Fax : 011-6989055

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

مرکزِ احمدیّت قادیان میں مجلس انصار اللہ بھارت کا اکیسواں (۲۱)

سالانہ اجتماع

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ
مورخہ ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء
اخاء ۷ - ۱۳۷۷ ہش
بروز اتوار - سوموار منعقد ہو رہا ہے۔

"مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہونی چاہئے"

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

الدّاعی :- صدر مجلس انصار اللہ بھارت - قادیان

دعاؤں کے طالب :
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

©: CITY SHOWROOM: 27-2185/26-9893 WAREHOUSE: 343- 4006/4137 RESIDENCE: 26-2096/4696/27-8749 FAX: 91-33-27-1027

ڈیزائننگ و کمپوزنگ : کرشن احمد - مصباح الدین قادیان